بھائی چارہ اور اخوتِ اسلامی

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزّاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد للّٰہ رب العلمین، والصلاۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین، وعلی الہ وصحبہ اجمعین، ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین، اما بعد!

قرآن کریم نے ایمان والوں کو بھائی سے تعبیر فرمایا ہے، ارشاد ربانی ہے:

''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ۔''(۱)

ترجمہ: ''مسلمان آپس میں ایک دُوسرے کے بھائی ہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوتِ اسلامیہ اور اُس کے حقوق کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُوْ الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ، وَلَا یَحْقِرُہٗ. اَلتَّقْوٰی ھَاھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَن یَحْقِرَ أَخَاہُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُہٗ، وَمَالُہٗ، وَعِرْضُہٗ۔''(۲)

ترجمہ: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اُس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اُسے حقیر جانتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار یہ الفاظ فرمائے: تقویٰ کی جگہ یہ ہے۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان پر دُوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔''

گویا کہ اخوت ومحبت کی بنیاد ایمان اور اسلام ہے۔ یعنی سب کا ایک رب، ایک رسول، ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دین ہے جو کہ دین اسلام ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ایمان وتقویٰ کو فضیلت کی بنیاد بھی قرار دیا ہے، اور یہ بتلا دیا کہ انسان رنگ و

نسل اور قوم وقبیلہ کے اعتبار سے نہیں، بلکہ ایمان اور تقویٰ جیسی اعلیٰ صفات سے دُوسروں پر فوقیت حاصل کرتا ہے اور قوم وقبیلے صرف تعارف اور جان پہچان کے لیے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

''یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔''(۳)

ترجمہ: ''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف شاخیں اور مختلف قبیلے بنایا، تاکہ تم ایک دُوسرے کو پہچان سکو، اُس کے نزدیک تو تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو تم سب میں بڑا پرہیز گار ہے، بے شک اللہ سب کو جانتا ہے اور سب کے حال سے باخبر ہے۔''

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے واضح ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت کی بنیاد اسلام اور ایمان کو قرار دیا۔ کیوں کہ ایمان کی بنیاد مضبوط اور دائمی ہے، لہٰذا اس بنیاد پر قائم ہونے والی اخوت کی عمارت بھی مضبوط اور دائمی ہوگی۔

اسلام ایک عالمی دین ہے اور اُس کے ماننے والے عرب ہوں یا عجم، گورے ہوں یا کالے، کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں، مختلف زبانیں بولنے والے ہوں، سب بھائی بھائی ہیں اور اُن کی اس اخوت کی بنیاد ہی ایمانی رشتہ ہے اور اس کے بالمقابل دُوسری جتنی اخوت کی بنیادیں ہیں، سب کمزور ہیں اور اُن کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی اور سنہری دور میں جب بھی ان بنیادوں کا آپس میں تقابل وتصادم ہوا تو اخوت اسلامیہ کی بنیاد ہمیشہ غالب رہی۔

آج بھی مشرق ومغرب اور دُنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمان جب موسم حج میں سرزمین مقدس حرمین شریفین میں جمع ہوتے ہیں تو ایک دُوسرے سے اس گرم جوشی سے ملتے ہیں جیسے برسوں سے ایک دُوسرے کو جانتے ہوں۔ بلکہ بعضوں کو اس مسرت سے روتے ہوئے دیکھا جاتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ حالاں کہ اُن کی زبانیں، اُن کے رنگ اور اُن کی عادات مختلف ہوتی ہیں، لیکن اس سب کے باوجود جو چیز اُن کے دلوں کو مضبوطی سے جوڑے ہوئے ہے، وہ ایمان اور اسلام کی مضبوط رسی ہے۔

اُمت میں اخوت اسلامی پیدا کرنے کے لیے محبت، اخلاص، وحدت اور خیر خواہی جیسی صفات لازمی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی نعمت شمار ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے اس صفت کو بطور نعمت ذکر فرمایا ہے، ارشاد خداوندی ہے:

''وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ إِخْوَانًا''(۴)

ترجمہ: ''اور اس کے اس احسان کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کیا ہے جب کہ تم آپس میں ایک دُوسرے کے سخت دُشمن تھے پھر اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی، تم اُس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کے آپس کے تعلقات اور اخوت و محبت کو ایک جسم کے مختلف اعضاء سے تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مثل المؤمنين في توادهم و تراحمهم و تعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر جسده بالسهر والحمى۔''(۵)

ترجمہ ''ایمان والو کی آپس کی محبت، رحم دلی اور شفقت کی مثال ایک انسانی جسم جیسی ہے کہ اگر جسم کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو (وہ تکلیف صرف اُسی حصہ میں منحصر نہیں رہتی بلکہ اُس سے) پورا جسم متأثر ہوتا ہے، پورا جسم جاگتا ہے اور بخار و بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

مسلمان دُنیا کے کسی خطہ زمین میں آباد ہوں، وہ اُمت اسلامیہ کا ایک جزو ہیں۔ اگر وہ آرام وسکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو پوری اُمت پُرسکون ہوگی اور اگر وہ کسی مصیبت یا ظلم کا شکار ہیں تو اُن کی تکلیف سے پوری اُمت بے چین اور تکلیف میں ہوگی اور اس صورت میں لازماً وہ اس کے ازالہ کی فکر کرے گی اور اُس کے لیے ہر ممکن وسائل اختیار کرے گی۔

اُمت کا اتحاد اور اخوت کا یہ رشتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزیز ہے، اسی لیے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں جا بجا اُس پر بہت زور دیا گیا ہے اور اختلافات اور تفریق سے روکا گیا ہے۔ اسلام نے اس اخوت کو قائم رکھنے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا حکم دیا ہے اور ایسے تمام اسباب اور تصرفات سے روکا ہے جو اُسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔''(۶) ترجمہ: ''اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔''

اُمت کے اتحاد اور اخوت کے رشتہ کو مضبوط رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ کی رسی یعنی قرآن مجید اور اُس کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑیں، وہ تعلیمات جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے اُمت کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اُس پر ایمان لائیں اور اُس کی ہدایات پر چلیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور

سلف صالحین کے راستہ پر چلیں، یہی کامیابی کا راستہ ہے اور اسی سے اُمت میں اتحاد اور اخوت کا رشتہ مضبوط ہوگا۔

یہ رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی ہاں چھوٹ سکتی ہے، اگر سب مل کر اس کو پوری قوت سے پکڑے رہیں گے تو کوئی شیطان شر انگیزی میں کامیاب نہ ہو سکے گا اور انفرادی زندگی کی طرح مسلم قوم کی اجتماعی قوت بھی غیر متزلزل اور نا قابل اختلاف ہو جائے گی۔ قرآن کریم سے تمسک کرنا ہی وہ چیز ہے جس سے بکھری ہوئی قوتیں جمع ہوتی ہیں اور ایک مردہ قوم نئی زندگی حاصل کرتی ہے۔ اُمت اسلامیہ کا اتحاد اور اخوت یہ وہ عظیم قوت ہے جس سے اعداء اسلام ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور اس قوت کو کمزور کرنے کے لیے سازشیں کرتے ہیں۔ گویا اخوت اسلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دُوسرے مسلمان بھائی کے غم، دُکھ اور خوشی میں برابر کا شریک ہو چاہے وہ مسلمان مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا۔ اخوت اسلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دُوسرے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہو، جو بھلائی وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے، وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے، وہ اپنے بھائی کے لیے بھی ناپسند کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لایؤمن أحدکم حتی یحب لأخیه مایحب لنفسه۔''(۷)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

ایک دُوسری روایت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی کی ایذا رسانی کو ایمان کے منافی قرار دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار قسم کھا کر فرمایا: ''بخدا وہ شخص مؤمن نہیں جس کے شر سے اُس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔'' ...... اخوت اسلامی کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اہم وسیلہ آپس میں محبت کے ساتھ ملنا ملانا اور ایک دُوسرے کو دُعاء و سلام دینا بھی ہے، جس سے دل صاف ہوتے ہیں اور محبت بڑھ کر اخوت اسلامی میں قوت کا ذریعہ بنتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لن یدخل الجنة حتی تؤمنوا ولن تؤمنوا حتی تحابوا او لاادلکم علی شئی لو فعلتموہ تحاببتم أفشوا السلام بینکم۔''(۸)

ترجمہ: ''تم ہرگز جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور اُس وقت تک تم ایمان والے نہیں بن سکتے، جب تک کہ ایک دُوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اُسے بجالاؤ تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) آپس میں

کثرت سے سلام پھیلاؤ۔"

بہر حال قرآن کریم نے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اور اس اخوت اور محبت کو اللہ کی نعمت قرار دیا ہے اور اس محبت اور اتحاد پر اُن کی قوت اور طاقت کا مدار ہے۔ اس اخوت کو قائم رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور اُن تمام صفات کو اپنانا جن سے یہ اخوت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے، جیسے خیر خواہی، محبت، اخلاص، ایثار، ملنا ملانا، صلح جوئی اور ایک دُوسرے کو سلام اور دُعاء پیش کرنا وغیرہ۔

لہٰذا اُمت کے زُعماء اور قائدین چاہے وہ سیاسی ہوں یا دینی، اُن کا فرض ہے کہ اُمت کے اس اتحاد اور اخوت کو مضبوط کریں اور اُس کے اسباب کو ترقی دیں اور اختلاف و انتشار سے اُمت کو دُور رکھیں اور اُن اسباب کا ازالہ کریں، جن سے اُمت کے قلوب میں بعد اور نفرت اور اُس کی صفوں میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اُمت کے قائدین کا یہ بھی فرض ہے کہ اُمت کے اس اتحاد اور اخوت میں کوئی رسم و رواج رُکاوٹ بن رہے ہوں تو ایسے رُسوم و رواج پر پابندی لگائیں، چاہے اُسے کتنا ہی مذہبی اور تقدس کا رنگ دے دیا گیا ہو۔ اس لیے کہ ان رُسوم و رواج کے بالمقابل اُمت کی وحدت اور اخوت ہم سب کو زیادہ عزیز ہونی چاہیے۔ نیز ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اندر صفت ایمان پیدا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْب" (۹)

ترجمہ: "کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے مسلمان محفوظ ہوں اور اصلی مہاجر وہ ہے جس نے برائیوں کو چھوڑ دیا ہو۔"

دوسری روایت میں فرمایا: اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اُس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

اخوتِ اسلامی کو نقصان پہنچانے والی چیزوں میں ایک دُوسرے کو حقیر جاننا اور اُس کا مذاق اُڑانا بھی ہے۔ اس لیے قرآن کریم نے اس سے بھی ایمان والوں کو روکا ہے، ارشاد خداوندی ہے:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔" (۱۰)

ترجمہ: "اے ایمان والو! نہ تو مردوں کی کوئی جماعت دُوسرے مردوں کی کسی جماعت کا مذاق اُڑائے،

کیا عجب ہے کہ جولوگ مذاق اُڑا رہے ہیں اُن سے وہ لوگ بہتر ہوں جن کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے، یہ ممکن ہے کہ جو عورتیں ہنسی اُڑانے والی ہیں، اُن سے وہ عورتیں بہتر ہوں جن کی ہنسی اُڑائی جارہی ہے اور نہ آپس میں ایک دُوسرے کو طعنہ دیا کرو اور نہ ایک دُوسرے کو برے لقب سے پکارا کرو۔ایمان لانے کے بعد فسق کا نام بہت برا ہے اور جو توبہ نہ کریں گے تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہوں گے۔''

اگر دو مسلمان بھائیوں یا دو مسلمان جماعتوں میں اختلاف اور جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں میں صلح کرانے کی کوشش کریں۔ارشاد خداوندی ہے:

''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔''(11)

ترجمہ:''ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں، تم اپنے بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

یعنی صلح اور جنگ کی ہر حالت میں یہ ملحوظ رہے کہ دو بھائیوں کی آپس کی لڑائی ختم ہو کر مصالحت میں بدل جائے، دُشمنوں اور کافروں کی طرح برتاؤ نہ کیا جائے۔جب دو بھائی آپس میں لڑ پڑیں تو یوں ہی اُن کو اُن کے حال پر نہ چھوڑا جائے، بلکہ اصلاح ذات البین کی پوری کوشش کی جائے اور ایسی کوشش کرتے وقت خدا سے ڈرتے رہو کہ کسی کی بے جا طرف داری یا انتقامی جذبہ سے کام لینے کی نوبت نہ آجائے۔

اللہ تعالیٰ اُمتِ اسلامیہ کو بھائی بھائی بننے اور اس اخوت کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆

حواشی وحوالہ جات: (۱):......الحجرات:۱۰۔(۲):......صحیح مسلم:۲/۳۱۷، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ، ایچ ایم سعید۔(۳):......الحجرات:۱۳۔(۴):......آلِ عمران:۱۰۳۔(۵):......صحیح البخاری:۲/۸۸۸، حدیث: ۶۰۳۶، باب رحمۃ الناس والبہائم، کتب خانہ مظہری۔(۶):......آلِ عمران: ۱۰۳۔(۷):......صحیح البخاری:۱/۶، حدیث:۱۳، باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، کتب خانہ مظہری (۸):......صحیح مسلم:۱/۵۴، کتاب الایمان۔۔باب بیان لایدخل الجنۃ الا المؤمنون، ایچ ایم سعید (۹):......صحیح البخاری:۱/۶، باب المسلم من سلم المسلمون الخ، المکتبۃ القدیمیۃ (۱۰):......الحجرات:۱۱(۱۱):......الحجرات:۱۰